فون نمبر ۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۹ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۴ احسان ۱۳۵۰ہش، ۴ جون ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۲۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بطور ابتلاء گناہگاروں اور نافرمانوں کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے مگر یہ حقیقی قبولیت نہیں ہوتی

جو دعا بطور اصطفاء قبول ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ دعا کرنیوالا متقی اور راستباز ہو

"یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دعا کا قبول ہونا دو طور سے ہوتا ہے ایک بطور ابتلاء اور ایک بطور اصطفاء۔ بطور ابتلاء تو کبھی کبھی گنہگاروں اور نافرمانوں بلکہ کافروں کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے۔ مگر ایسا قبول ہونا حقیقی قبولیت پر دلالت نہیں کرتا بلکہ از قبیل استدراج و امتحان ہوتا ہے۔ لیکن جو بطور اصطفاء دعا قبول ہوتی ہے۔ اس میں یہ شرط ہے کہ دعا کرنیوالا خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہو اور چاروں طرف سے برگزیدگی کے انوار و آثار اس میں ظاہر ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ حقیقی قبولیت کے طور پر نافرمانوں کی دعا ہرگز نہیں سنتا۔ بلکہ انہیں کی سنتا ہے کہ جو اس کی نظر میں راستباز اور اس کے حکم پر چلنے والے ہیں سو ابتلاء اور اصطفاء کی قبولیت ادعیہ میں مابہ الامتیاز یہ ہے کہ جو ابتلاء کے طور پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اس میں متقی اور خدا دوست ہونا شرط نہیں۔ اور نہ اس میں یہ ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ دعا کو قبول کر کے بذریعہ اپنے مکالمہ خاص کے اس کی قبولیت سے اطلاع بھی دیوے اور نہ وہ دعائیں ایسی اعلیٰ پایہ کی ہوتی ہیں جن کا قبول ہونا ایک امر عجیب اور خارق عادت متصور ہو سکے۔

لیکن جو دعائیں اصطفاء کی وجہ سے قبول ہوتی ہیں۔ ان میں یہ نشان نمایاں ہوتے ہیں۔

۱۔ اوّل یہ کہ دعا کرنے والا ایک متقی اور راستباز اور کامل فرد ہوتا ہے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ بذریعہ مکالماتِ الٰہیہ اس دعا کی قبولیت سے اس کو اطلاع دیجاتی ہے۔

۳۔ تیسری یہ کہ اکثر وہ دعائیں جو قبول کی جاتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی اور پیچیدہ کاموں کے متعلق ہوتی ہیں جنکی قبولیت سے کھل جاتا ہے کہ یہ انسان کا کام ... اور تدبیر نہیں۔ بلکہ خدائے تعالیٰ کا ایک خاص نمونہ قدرت بھی ہے جو خاص بندوں پر ظاہر ہوتا ہے۔

۴۔ چوتھی یہ کہ ابتلائی دعائیں تو کبھی کبھی شاذونادر کے طور پر قبول ہوتی ہیں لیکن اصطفائی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔

۵۔ پانچویں یہ کہ صاحب اصطفائی دعا کا مورد عنایاتِ الٰہیہ کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے تمام کاموں میں اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ اور عشق الٰہی کا نور اور مقبولانہ کبریائی کی مستی اور روحانی لذت یابی اور تنعم کے آثار اس کے چہرہ میں نمایاں ہوتے ہیں۔"

(ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جوابات)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ر احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل ۲ر احسان کی رپورٹ میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"آج دوپہر کے وقت حضور کو دوران سر کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔"

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۳ر احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل صبح سے چار بجے شام تک شدید سر درد رہا۔ اس وقت بھی ہلکا درد ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۳ر جون۔ کل پونے گیارہ بجے دوپہر بجلی کی رو پھر بند ہو گئی اور بعد میں جب آئی تو بعض علاقوں میں رو شام تک اتنی کمزور رہی کہ وہ نہ ہونے کے برابر تھی۔ جس کی وجہ سے شدید گرمی کے اس موسم میں سخت دقت رہی۔ متعلقہ حکام کو عوام کی اس تکلیف کا تدارک کرنا چاہیئے۔

خاکسار نے آنکھ کا اپریشن کرایا ہے جو کہ کامیاب رہا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد اللہ خان سعود آباد
کراچی

ناظم انصار اللہ ضلع بہاولپور کا تقرر

حضرت صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ نے مکرم و محترم قریشی افتخار علی صاحب بہاولپور کو ۳۱ر دسمبر (فتح) ۱۹۷۳ء تک بطور ناظم انصار اللہ ضلع بہاولپور مقرر فرمایا ہے۔

جملہ زعماء و اراکین مجالس انصار اللہ ضلع بہاولپور سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم ناظم صاحب بہاولپور سے پورا پورا تعاون فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کیلئے

ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ - احسان ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

للّٰہی وقف ہمارا امتیازی نشان ہے

گزشتہ شمارہ میں ہم نے واضح کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اس آخری زمانہ میں للّٰہی وقف کی اس روح کو از سر نو زندہ کر دکھایا جس کے طفیل مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے دوران مِمَّا کی حد ختم ہو جاتی ہے اور ایک مومن کا اپنا وجود اور اس کا سب کچھ خدا ہی کے لئے وقف ہو جاتا ہے اس کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا۔

آج ہم احباب جماعت کو ایک دفعہ پھر یہ امر یاد دلانا چاہتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں یہ للّٰہی وقف ہمارا امتیازی نشان ہے اللہ تعالیٰ نے افرادِ جماعت میں نسلاً بعد نسلٍ اس امتیازی نشان کو قائم و دائم رکھنے کی غرض سے ہی جماعت احمدیہ کو نعمت خلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور جماعت احمدیہ خلافت کے آسمانی نظام کی عظیم الشان برکت کے طفیل اپنے اس امتیازی نشان کو برقرار رکھے اور اپنے عمل سے دنیا کے سامنے اس کا زندہ اور تابندہ و درخشندہ ثبوت پیش کرتی چلی آرہی ہے۔ چنانچہ خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس دور میں احباب جماعت نے پہلے سے جاری شدہ لازمی چندہ جات کے علاوہ فضل عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریکات میں جس والہانہ طور پر اپنے اموال خدا اور اس کے دین کی عظمت کے قیام اور اشاعت نورِ حضرت خیر الانامؐ کی خاطر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے ہیں اور جس جذبۂ بے اختیار کے ماتحت اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریوں والے ڈاکٹرز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ احمدی ٹیچرز مغربی افریقہ میں خدمات بجالانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں وہ اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے ہمارا للّٰہی وقف کا امتیازی نشان اپنی پوری عظمت و شان کے ساتھ نمایاں سے نمایاں اور درخشاں سے درخشاں تر ہوتا چلا آرہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے اور نئی نسلوں کے دل و دماغ میں بھی یہ بات بٹھا دینی چاہیئے کہ آج دنیا کے طول و عرض میں اشاعتِ اسلام کا جو مہتم بالشان کام ہو رہا ہے اور اس کے جو نہایت درجہ خوشکن نتائج منصۂ شہود پر آکر روز بروز نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اب جو نصرت جہاں سکیم کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے کام میں نئی وسعتیں پیدا ہونے اور ایک نئے انقلاب کی راہیں ہموار ہونے سے اسلام وہاں آگے ہی آگے قدم بڑھا رہا ہے یہ سب کچھ بتوفیق و تائیدِ الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں للّٰہی وقف کا نمونہ اپنانے اور اسے پہلے سے بھی بڑھ کر جذبہ و جوش کے ساتھ اپنائے رکھنے کے نتیجہ میں ممکن ہوا ہے اور آئندہ بھی للّٰہی وقف کا عملی ثبوت پیش کرتے چلے جانے کے نتیجہ میں ہی اسلام دنیا میں ترقی کرے گا اور غالب آئے گا یہاں تک کہ پورے کرۂ ارض پر اس کا غلبہ مکمل ہو جائے گا۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

پس ہمیں اپنے اس امتیازی نشان کو نہ صرف برقرار رکھنا چاہیئے بلکہ اسے نسلاً بعد نسلٍ روشن سے روشن اور درخشاں سے درخشاں تر بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے ہماری کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد اور اس کی نئی نسل خدا ہی کی ہو جائے اور ہمیشہ اسی کی ہو کر رہے۔ ہمارا اپنا کچھ بھی نہ ہو بلکہ جو کچھ خدا کا دیا ہمارے پاس ہے وہ اسی کے لئے ہمیشہ وقف رہے، مِمَّا کی حد ہمیشہ ہی ہمارے لئے کالعدم رہے اور ہم سب کچھ ہی خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت اور ہر دم تیار رہیں۔ وہ وقت کبھی نہ آئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اموال نیز قوتوں اور صلاحیتوں کو ایک لحظہ کے لئے بھی اپنا سمجھیں۔ بلکہ ہمیشہ ہی ان سب سے بکلی دستبردار رہتے ہوئے انہیں خدا اور اس کے دین کی عظمت کے قیام کے لئے وقف سمجھیں اور بوقت ضرورت انہیں قربان کر دکھانے میں ذرا بھی پس و پیش سے کام نہ لیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں اس امتیازی نشان کو ہمیشہ برقرار رکھنے اور نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے فضل اور توفیق کے بغیر ہم کچھ نہیں ہیں اور نہ کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق دے اور نسلاً بعد نسلٍ دیتا چلا جائے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سرحدوں کی حفاظت کے لئے گھوڑے باندھنے کی فضیلت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک دن سرحدوں کی حفاظت کے لئے گھوڑے باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

تشریح:- حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن مجسم تھے اور آپؐ کے کلمات طیبات قرآنی باغ کے پھول تھے۔ مندرجہ بالا حدیث اس آیۃ شریفہ کی تفسیر معلوم ہوتی ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (آل عمران آخری آیت) آنحضرتؐ کے فرزند جلیل حضرت مہدی مسعود علیہ السلام کے قلم مبارک سے اس آیت کا بامحاورہ ترجمہ اور نہایت لطیف اور وجد آفریں تشریح درج کرتا ہوں فرماتے ہیں:-

"اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔ رباط اُن گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پہ باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کو اعداء کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے۔ ... اُن کے سپرد دو کام تھے ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیم یافتہ ہوں آج کل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پہ لحاظ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح اُن کو سدھایا اور سکھایا جاتا ہے جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر ان کو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمے ہوں اور بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مضر ثابت ہوں... میدان کارزار میں کامیاب ہونے کے لئے ... تعلیم یافتہ گھوڑے چاہئیں یعنی ایسے گھوڑے جو توپوں اور بندوقوں کی آواز سے نہ ڈریں بلکہ آگے ہی بڑھیں۔ اسی طرح نفوس انسانی کامل ورزش اور پوری ریاضت اور حقیقی تعلیم کے بغیر اعداء اللہ کے مقابل میدان کارزار میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

(ملفوظات جلد ۱ ص ۵۴ تا ۵۶)

(خاکسار دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

”نصرت تبشیر سکیم“ کے تحت مغربی افریقہ کے ملک غانا میں مجاہدین احمدیت کی تبلیغی مساعی

پانچ نئی جماعتوں کا قیام۔ ایک ہزار افراد کا قبول احمدیت چند ایمان افروز رویا اور باتیں

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر امیر و مبلغ انچارج غانا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدین احمدیت کا دوسرا قافلہ جو ملک غانا کے شمالی حصہ میں مصروف تبلیغ رہا ٹھیک ایک ماہ بعد کامیاب و کامران واپس لوٹا۔ یہ قافلہ چھ منتخب شدہ مراکز میں حسب ہدایات اپنا فریضہ بجا لاتا رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے بالائی اور شمالی حصہ میں پانچ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا اور دو صد پانچ افراد (ان کے اہل و عیال کو شامل کر کے ایک ہزار سے زائد تعداد بن جاتی ہے) داخل سلسلہ احمدیت ہوئے الحمد للہ علی ذالک۔

اب نئے مبائعین کی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے مقامی مبلغین کی تقرری کر دی گئی ہے۔ تاکہ وہ ان کی ضروریات کا خیال رکھیں اور اسلامی تعلیم اور اس کے اصولوں سے انہیں جلد آگاہ کریں۔ ایک جگہ جہاں نئی جماعت قائم ہوئی ہے وہاں نئے مبائعین نے بعد اصرار کہا کہ ”اب ہمیں اسلام سکھائے بغیر مت واپس جاؤ“

اس علاقہ کے ایک دوست مسٹر جاویدی جنہیں سات زبانوں پر عبور حاصل ہے اچھے تعلیم یافتہ ہیں۔ انہیں مرکز میں بلایا گیا ہے تاکہ وہ ایک دو ماہ کی تعلیم کے بعد تربیت یافتہ مقامی مبلغین کے ساتھ مل کر اپنی قوم میں فریضہ تبلیغ بجا لائیں۔

خاکسار قافلہ کو ساتھ لے جاتا رہا اور واپس لاتا ہے اس دوران عجیب و غریب واقعات مشاہدہ میں آئے۔

غلامانِ احمدیت اور بت شکنی

ڈمانگو کے مقام پر عیسائیوں نے گرجا میں دعائیں خاص مانگی تھی کہ اس شہر میں احمدی مبلغین کا ورود نہ ہو۔ الٰہی تصرف کے تحت اسی روز احمدی مبلغین شہر میں داخل ہوئے۔ بتیس افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اس شہر میں ایک بت پرست خاندان نے بتوں سے بیزاری کا اعلان کیا توبہ و استغفار کے بعد مشرف بہ اسلام ہوا۔ اپنے گھر سے وہ تین بت لایا۔ ان میں سے ایک بت کی خود دوسرے بت کی اس کی بیوی اور تیسرے کی اس کے بچے پوجا کرتے تھے۔ ان بتوں کو منظر عام پر آگ میں ڈالا گیا۔ اور موقع کی تصاویر لی گئیں۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ (النحل)

اور ہم نے یقیناً ہر قوم میں کوئی نہ کوئی رسول یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ اے لوگو! تم اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے جو شیطان کے دستہ سے ہٹاتے ہیں کنارہ کش رہو اس پر ان میں بعض تو ایسے اچھے ثابت ہوئے کہ انہیں اللہ نے ہدایت دی۔ اور بعض ایسے کہ ان پر ہلاکت واجب ہو گئی۔“

قرآن مجید کا قدیم نسخہ

ڈمانگو شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک اچھا خاصہ قصبہ دربانگا (Larbanga) واقع ہے۔ کسی وقت یہ قصبہ خالصتہً مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل تھا۔ گونجا (GONJA) قبیلہ کے لوگ آباد ہیں۔ مرور زمانہ کے ساتھ ان کی دینی و اخلاقی حالت بھی پست ہوتی گئی۔ اب اس قصبہ میں مشرک زیادہ ہیں اور مسلمان برائے نام ہیں۔ ان کے قصبہ میں قرآن مجید کا ایک قدیمی نسخہ ہے رمضان المبارک کے آخری ایام میں زیارت کے لئے نکالا جاتا ہے۔ شنید ہے کھال کے پتوں پر لکھا ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یہ نسخہ اکابر حاجیوں کے قبضہ میں ہے اور ان کی روزی کا ذریعہ ہے۔ دیکھنے کو جی چاہا۔ پہنچتے ہی ایک عمر رسیدہ شخص کے ہاتھ میں جو شہر کا امام تھا ایک پسیڈی کا نوٹ تھما دیا اور اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ معذرت کی کہ وہ اکیلے دکھانے کے مجاز نہیں یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد ہے۔ اتنے میں ایک معمر شخص کھڑا ہوا۔ جس نے دوران تقریر بتایا کہ قرآن مجید کا یہ نسخہ میری اپنی پیدائش بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے۔ زیارت کے لئے بعض رسومات بجا لائی جاتی ہیں۔ گائے ذبح کی جاتی ہے اکابرین کو خلعت پہنائی جاتی ہے اور نقدی بھی وصول کی جاتی ہے۔ کافی حیل و حجت رہی۔ لیکن وہ انکار پر اڑے رہے۔ ساکنانِ قصبہ سے سنا کہ یہ نسخہ مدینہ منورہ سے آیا تھا۔ یہاں ایک پتھر بھی ہے جس کی پوجا کی جاتی ہے۔ شاید کسی نے حجر اسود کی تقلید میں ایسا کیا ہو کمیٹی کے سب لوگ اکٹھے نہ ہو سکے اس لئے قرآن مجید کا نسخہ دیکھنے کا انتظام نہ ہو سکا۔

اسلام کے ابتدائی دور کی ایک جھلک

اس تبلیغی جہاد میں بعض ایسے مسائل درپیش آئے جو ارض حجاز میں اسلام کے ابتدائی دور کی نشاندہی کرتے ہیں۔ نومبائعین میں اکثر بت پرست شراب کے عادی چار سے زائد بیویاں رکھنے والے غیر مختون وغیرہ ہیں۔ ان میں سے بعض تو سچے دل سے ایمان لائے ہیں اور بعض قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ کے مصداق ہیں۔ بیج ڈالا جا چکا ہے آبیاری کی ضرورت ہے خدا تعالیٰ اسلام کی فتح و نصرت کے دن قریب لائے۔ آمین ثم آمین

”جماعت کی قربانی اور ایثار و اخلاص کا بے نظیر نمونہ“

غانا کا شمالی حصہ جو مسلمانوں کی اکثریت پر مشتمل ہے۔ خشک و غیر ترقی یافتہ ہے۔ حکومت اب ضروری منصوبے نافذ کر رہی ہے نو مبائعین کی تعداد غرباء پر مشتمل ہے۔ ان میں سے اکثر نیم برہنہ ہیں۔ ان کی اس خستہ حالت کو دیکھ کر جماعت کو تحریک کی کہ وہ ان کے لئے لباس مہیا کرے۔ کہنے کی دیر تھی دیکھتے ہی دیکھتے تین صد افراد کے لئے لباس و نقدی جمع ہو گئی۔ جماعت کے ہر فرد کی یہ خواہش رہی کہ وہ اس کار خاص میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ ایک مقامی ممبر نے جس کی مشکل سے گزر اوقات ہوتی ہے۔ اپنا لباس اتار کر ضرورت مند کو پہنا دیا یؤثرون علیٰ انفسهم ولو کان بهم خصاصة۔

میں نے خود ہر گاؤں پہنچ کر ملبوسات تقسیم کئے عیسائیوں نے تو ان مفلوک الحال باشندوں کی غربت کو اپنے مذہب کو فروغ دینے کا آلہ کار ذریعہ بنایا مگر اسلام میں تالیف قلوب کا نمونہ ہی نرالا ہے۔ انہوں نے کپڑوں وغیرہ کا کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا۔ اخوتِ اسلامی کے جذبہ کے تحت از خود دل سے یہ تحریک اٹھی اور ہمدردی خلائق پر منتج ہوئی

فالحمد للہ علیٰ ذالک

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت خداوندی کا نزول ہر وقت ہی ہوتا ہے!

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیء النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ کو رات کے وقت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا شخص توبہ کرے اور خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ کو دن کے وقت پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کے وقت بدی اور گناہ کرنے والا شخص توبہ کرے (یہ اسی طرح ہوتا رہتا ہے) یہاں تک کہ آفتاب اپنے جائے غروب سے طلوع ہو جاتا ہے۔

تشریح: خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا دروازہ ہر وقت اور ہر آن کھلا رہتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اپنے جملہ گناہوں پر پشیمان ہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہے۔ دروازہ انہی اشخاص کے لئے کھولا جاتا ہے جو دستک دیتے ہیں اور انہی کو دیا جاتا ہے جو سوال کرتے اور بڑی لجاجت اور الحاح سے مانگتے ہیں۔ مگر جو مایوس ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ہی ناکام رہتے ہیں۔ دعا پر دعا کرتے جانا اور اپنی مساعی کو جاری رکھنا۔ اور اپنی گذارشات و مشکلات کو بار بار خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے میں جہاں انسان کا ظاہر و باطن کئی قسم کی کدورتوں سے منزہ ہو جاتا ہے اور اس کا دل ہمیشہ شیشہ کی طرح صاف و شفاف ہو کر جاذب انوار ہو جاتا ہے وہاں اس کا دل خاص قسم کی روحانی مسرت بھی محسوس کرتا ہے مگر رحمتِ خداوندی سے مایوس ہونے والوں کے لئے محرومی ہی محرومی ہے (مرسلہ شیخ نور احمد صاحب منیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

(قسط ۵)

ایک دوسری جگہ حدیث میں ہے۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ۔ (ابن ماجہ)

کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کبر اللہ تعالیٰ کا لباس ہے جو کبر کرتا ہے وہ اللہ سے مقابلہ کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ سے مقابلہ کون کر سکتا ہے اور جو ایسی جسارت کریگا اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا اور کبریائی تو کسی کو اپنی خوبی پر ہو سکتا ہے۔ لیکن انسان کی ذاتی خوبی تو کوئی نہیں ہے۔ یہ سب اسی حمید و مجید خدا کی عطا ہے پس ایک مومن نہ اپنے اعمال پر نازاں ہو سکتا ہے نہ خدا کے حضور کسی کبر کا دعویدار۔ سیدنا حضرت ابوبکرؓ کو کسی نے ایک بار خلیفۃ اللہ کہہ دیا تو جھٹ فرمایا۔

لَسْتُ بِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ وَلٰکِنِّیْ اَنَا خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْلِ وَاَنَا رَاضٍ بِذٰلِکَ۔ (استیعاب ص ۳۴۴)

میں خلیفۃ الرسول ہوں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں اور میں اسی لقب کو پسند کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو اتنا لٹکاتا ہے کہ وہ زمین پر گھسٹتا آتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر رحمت نہیں ڈالے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے سنا تو جھٹ عرض کی یا رسول اللہ تہ بند تو میرا بھی کچھ ڈھیلا ہو جاتا ہے لیکن میں خود اسے ڈھیلا نہیں کرتا فرمایا۔ ابوبکرؓ تو تکبر کی وجہ سے تو اسے ڈھیلا نہیں کرتا (بخاری) اور یہ بھی تو واضح ہے کہ انسان اپنے اعمال پر نازاں نہ ہو۔ ہمارے آقا نے ہمیں سکھایا کہ خدا کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے فضل پر بھروسہ کیا جائے نہ کہ اعمال پر ناز۔

عبدالرحمان ابن ابی سفیانؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کی وفات سے کچھ قبل حاضر ہوا۔ دیکھا تو آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ میں نے عرض کیا اے خلیفۃ الرسول آپ سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ آپ غار کے ساتھی، ہجرت کے ساتھی، اسلام کی نصرت کی آپ کو توفیق ملی۔ مسلمانوں کے والی آپ بنے اور اس فرض کو خوب نبھایا۔ پوچھا کیا میں نے اپنے فرض کو ٹھیک ادا کیا۔ میں نے عرض کی بے شک فرمایا فالحمد للہ واللہ الشکر میں خدا کا ہوں اسی کی توفیق سے سب کچھ ہوا اور اسی کا شکر ہے لیکن لَا یَنْبَغِیْ مِنْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ اللّٰہَ۔ کیا یہ امر مجھے استغفار سے مانع ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر میرے سامنے ہی انہوں نے جان دے دی (کنز العمال جلد ۳)

ایک دن سیدنا حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا ایک پرندہ درخت سے پھل کھا رہا ہے کچھ نیچے گرا رہا ہے۔ فرمایا کاش میں بھی کوئی پھل ہوتا تو توڑ کر نیچے پھینک دیا جاتا۔ کاش میں بھی کوئی پرندہ ہوتا۔ کاش میں بشر نہ ہوتا اور درخت ہوتا۔ اونٹ آتا اور مجھے کھا لیتا اور میں حساب و عذاب سے بچ جاتا۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔

طُوْبٰی لَکَ یَا طَائِرُ تَاْکُلُ الثَّمَرَ وَتَقَعُ عَلَی الشَّجَرِ وَدِدْتُ اَنِّیْ ثَمَرَۃٌ یَنْقُرُھَا الطَّیْرُ وَاَطْعُمُ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مِثْلَکَ تَقَعُ عَلَی الشَّجَرَۃِ تَاْکُلُ مِنَ الثَّمَرِ ثُمَّ تَطِیْرُ وَلَیْسَ عَلَیْکَ حِسَابٌ وَّلَا عَذَابٌ۔ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ شَجَرَۃً اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ مَرَّ عَلَیَّ جَمَلٌ فَاَخَذَنِیْ فَاَ...... ثُمَّ اَخْرَجَنِیْ بَعْرًا وَّلَمْ اَکُنْ بَشَرًا۔

اے پرندے تجھے مبارک ہو تو پھل کھاتا ہے اور درختوں پر بیٹھتا ہے۔ کاش میں بھی پھل ہوتا۔ پرندہ آتا اور کھا لیتا۔ اے پرندے اللہ کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ میں تیری طرح ہوتا تو درخت پر بیٹھتا ہے۔ پھل کھاتا ہے پھر اڑ جاتا ہے نہ تجھ پر حساب ہے نہ عذاب اللہ کی قسم میں پسند کرتا ہوں میں رستہ کے ایک طرف درخت ہوتا۔ اونٹ گزرتا مجھے منہ میں ڈال لیتا۔ چبا لیتا اور پھر مجھے نگل لیتا پھر مینگنیوں کی صورت میں مجھے نکالتا اور میں بشر نہ ہوتا۔

عاجزی کا ایک اور واقعہ اپنی والدہ محترمہ حضرت عائشہؓ سے سنئے۔ بوقت وفات پوچھا عائشہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں دفن کیا تھا عرض کیا تین میں۔ فرمایا ایک تو میری یہی چادر لے لینا اسے دھو کر دو نئی چادروں کے ساتھ شامل کر کے کفن دے دینا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی ابا یہ چادر تو پرانی ہے۔ فرمایا ہاں بیٹی۔

اَلْحَیُّ اَحَقُّ بِالْجَدِیْدِ مِنَ الْمَیِّتِ۔

(مستدرک جلد ۳)

زندہ نئے کپڑے کا مردہ سے زیادہ مستحق ہے۔

انگوٹھی آپ نے بنوائی تو اس پر کندہ کروایا۔

عَبْدٌ ذَلِیْلٌ لِرَبٍّ جَلِیْلٍ۔ (استیعاب ص ۳۴۴)

خدائے بزرگ و عظیم کا حقیر غلام۔

خدا عاجز بندوں سے ہی پیار کرتا ہے اس کے عاجز بندے ہی اسے قبول ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے تلسی داس کا یہ دوہا اپنی کتابوں میں کئی جگہ نقل فرمایا ہے ؎

اچھا ہوا ہم نیچ بھئے کیا ہر کو سلام!
جے گھر ہوتے اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

مسند خلافت پر سرفراز ہونے کے بعد جب امت نے آپ کو نائب الرسول تسلیم کیا تو سب سے پہلی تقریر جو آپ نے فرمائی وہ بھی آپ کی تواضع اور انکساری کی دلیل ہے۔ اس کے چند فقرے ملاحظہ ہوں۔

اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ وُلِّیْتُ اَمْرَکُمْ وَلَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَلٰکِنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَسَنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السُّنَنَ فَعَلَّمَنَا فَتَعَلَّمْنَا اِعْلَمُوْا اَنَّ اَکْیَسَ الْکَیْسِ التَّقْوٰی وَاَنَّ اَحْمَقَ الْحُمْقِ الْفُجُوْرُ ... اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا مُتَّبِعٌ وَّلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ فَاِنْ اَحْسَنْتُ فَاَعِیْنُوْنِیْ وَاِنْ زُغْتُ فَقَوِّمُوْنِیْ۔ (طبقات کبیر ص ۱۳۹)

اے لوگو میں تمہارا والی بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں بات یہ ہے کہ قرآن نازل ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت سے راہیں متعین کیں آپ نے ہمیں تعلیم دی اور ہم نے وہ تعلیم حاصل کی جان لو کہ تقویٰ سب سے بڑی زیرکی ہے۔ اور فجور سب سے بڑی حماقت۔ اے لوگو میں کوئی نئی چیز نہیں پیش کروں گا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلوں گا۔ پس اگر میں درست ہوں تو میری مدد کرنا اور اگر کج ہو جاؤں تو مجھے سیدھا کرنا۔

ایک اور دوسری جگہ یہ فقرات بھی منقول ہیں

وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ حَرِیْصًا عَلَی الْاِمَارَۃِ یَوْمًا وَّلَا لَیْلَۃً قَطُّ وَلَا کُنْتُ فِیْھَا رَاغِبًا وَّلَا سَاَلْتُھَا اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ سِرٍّ وَّلَا عَلَانِیَۃٍ وَّلٰکِنِّیْ اَشْفَقْتُ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَمَا لِیْ فِی الْاِمَارَۃِ رَاحَۃٌ وَّلٰکِنْ قُلِّدْتُ اَمْرًا عَظِیْمًا مَا لِیْ بِہٖ مِنْ طَاقَۃٍ وَّلَا یَدٍ اِلَّا بِتَقْوِیَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوَدِدْتُ اَنَّ اَقْوَی النَّاسِ عَلَیْھَا مَکَانِی الْیَوْمَ۔ (مستدرک ص ۶۶ ج ۳)

بخدا میں نے اس امارت کی ایک دن کے لئے بھی خواہش نہ کی تھی اور نہ اس میں مجھے رغبت تھی نہ میں نے یہ خدا سے طلب کی تھی۔ ہاں میں نے اسے قبول صرف فتنہ کے ڈر سے کر لیا ہے ورنہ مجھے امارت میں کوئی راحت نہیں ہے۔ میرے سپرد ایسی ذمہ داری ہوئی ہے جس کو اٹھانے کی مجھ میں طاقت نہیں سوائے اس کے خدا مجھے طاقت بخش دے اور میں پسند کرتا ہوں کہ میری جگہ کوئی مضبوط آدمی اس بار کو اٹھاتا۔

بشری کمزوری کا اعتراف

اپنے عجز کا اظہار انسان کی عظمت کی دلیل ہے اپنی کمزوری کا احساس عدم کبر کی دلیل ہے۔ کسی کی خطا کو اپنے ذمہ لے لینا انسان کی شرافت اور اعلیٰ اخلاق کا مظہر ہے۔ مامور زمانہ اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں "سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو" (کشتی نوح) اس بارہ میں بھی سیدنا حضرت ابوبکرؓ کا کردار ہمارے لئے مشعل راہ ہے مشہور عابد اور زاہد صحابی ابو درداؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ابوبکرؓ تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی تہ بند کو اتنا اٹھایا ہوا تھا کہ گھٹنہ ننگا ہو رہا تھا حضور صلعم نے دیکھا تو فرمایا تمہارے ساتھی کا کسی سے جھگڑا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے آکر سلام عرض کیا اور کہا "اے اللہ کے رسول میرے اور ابن خطاب کے درمیان کوئی معاملہ تھا میں نے ہی کچھ جلد بازی کی۔ مجھے اس پر ندامت ہوئی اور میں نے ان سے معذرت کی لیکن انہوں نے میری معذرت کو قبول نہیں کیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں حضور نے فرمایا۔ اے ابوبکرؓ اللہ تجھے معاف کرے اور آپ نے تین بار یہ فقرہ دہرایا پھر عمرؓ بھی پشیمان ہوئے اور ابوبکرؓ کے گھر پہنچے دستک دی پوچھا کیا آپ گھر پر ہیں؟ جب نفی میں جواب ملا تو نبی اکرم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا۔ حضور کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ حضرت ابوبکرؓ ڈر گئے اور دو زانو ہو کر بیٹھ گئے اور عرض کی اے رسول خدا میں نے ہی دو مرتبہ زیادتی کی تھی اس پر نبی اکرم صلعم نے فرمایا اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا تو تم نے کہا جھوٹ ہے لیکن ابوبکرؓ نے میری تصدیق کی اور جان و مال سے میری مدد کی تم میرے ساتھی کو میرے لئے چھوڑ دو گے یا نہیں۔ آپ نے یہ فقرہ دو بار دہرایا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد پھر ابوبکرؓ کو کبھی کسی نے اذیت نہیں دی۔ (بخاری)

(باقی)

مَنْ کَانَ فِیْ نُصْرَۃِ اللّٰہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ نُصْرَتِہٖ

(الہام مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مذکورہ بالا الہام الٰہی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس (الہام) میں واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص یا گروہ خدا کے دین کی خدمت میں لگ جائے گا اور اپنے دن اور رات اس طور پر بسر کرے گا کہ جس سے اس کا انصار اللہ ہونا ثابت ہوتا ہو۔ تو ایسے شخص یا گروہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی اسی طرح مدد کرے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کو بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھے گا۔ یہ ایک عظیم الشان وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حقیقی انصار اللہ سے کیا ہے۔ پس ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ہر دم اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم حقیقی انصار اللہ کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں تاکہ ہم اس عظیم الشان وعدے کے حقیقی مصداق بنے رہیں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے سو ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا الہام الٰہی کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد کو زیادہ سے زیادہ مضبوط تر کرنے میں اپنی پوری توجہ کو لگا دیں اور کسی وقت بھی اس عظیم الشان مقصد کو اپنے دل سے محو نہ ہونے دیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔

اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بھاوجہ اہلیہ محترم مولوی جلال الدین صاحب قمر کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد صدیق انور ابن نور محمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ)

۲۔ خاکسار عرصہ ۲۰ سال سے مالی تنگی غربت اور کئی مہلک بیماریوں میں گرفتار ہے احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں سے رہائی کی کوئی صورت پیدا فرما دے (عطاء الٰہی لاہور)

۳۔ مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب سکنہ رحمت بازار ربوہ عموماً بیمار رہتے ہیں۔ خرابی صحت کے باعث کاروبار بھی صحیح طور پر نہیں کر سکتے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی اور کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۴۔ میرے چچا سکواڈرن لیڈر حمید اللہ بھٹی عرصہ سے گردن کی ہڈی بڑھ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں اور اعصاب پر شدید اثر ہے احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (نعمت اللہ بھٹی فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام دو ٹورنامنٹ

۱۔ اس سال کا پہلا آل ربوہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ مورخہ ۱۸ تا ۲۱ امان مطابق ۱۸ تا ۲۱ مارچ ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء ایوان محمود میں منعقد ہوا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح مہتمم صاحب مقامی نے صبح ۹½ بجے فرمایا۔ اس ٹورنامنٹ میں محلہ دار ٹیمیں شامل کی گئیں۔ چنانچہ دس محلہ جات کی طرف سے سنگلز میں ۱۴ اور ڈبلز میں ۱۲ ٹیموں نے حصہ لیا۔

سنگلز میں اول ظفر احمد ہوسٹل جامعہ احمدیہ اور دوم مفتی احمد صادق دارالصدر غربی رہے جبکہ ڈبلز میں اول مفتی احمد صادق صاحب اور عبدالخالق دارالصدر غربی دوم منیر الدین شمس اور نسیم الدین احمد دارالصدر شرقی رہے۔

مورخہ ۲۱ امان کو مغرب کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی ہوئی۔ مکرم مہتمم صاحب مقامی نے کامیاب ہونے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور بعد میں دعا کی گئی۔ دعا کے بعد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے کمیٹی روم میں کامیاب کھلاڑیوں اور زعماء کو چائے پیش کی گئی جس میں مہتمم صاحب مقامی کے علاوہ مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی۔

(۲)

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر انتظام اس سال کا پہلا آل ربوہ شوٹنگ وال بال ٹورنامنٹ مورخہ ۸ تا ۱۰ شہادت ۱۳۵۰ ہش مطابق ۸ تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۱ء صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کے حلقہ جات کی ۷ ٹیموں نے شرکت کی۔

ٹورنامنٹ کا انتظام مجلس دارالصدر شرقی کے سپرد تھا۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن حال پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر خطاب اور دعا سے کیا۔ کھلاڑیوں نے بڑی دلچسپی اور عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ باوجودیکہ ان دنوں تعلیمی ادارہ جات بند تھے تاہم بفضلہ تعالیٰ یہ ٹورنامنٹ کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ شائقین کثرت سے اس ٹورنامنٹ کو دیکھنے کے لئے تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ اس ٹورنامنٹ میں دارالصدر غربی کی ٹیم اول اور دارالبرکات کی ٹیم دوم رہی۔

آخری روز مکرم الحاج مرزا لطف الرحمٰن صاحب مبلغ اسلام نے کامیاب ہونے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمائے اور کھلاڑیوں کو نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

مکرم قریشی نور حسین صاحب ولد قریشی محمد عبداللہ صاحب سکنہ کوٹلی ہرنرائن تحصیل و ضلع سیالکوٹ بعمر قریباً سو سال مورخہ ۱۵/۵/۷۱ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۷/۵/۷۱ کو محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے ۱۹۰۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر جب حضور اقدس سیالکوٹ تشریف لائے تھے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی ۱۹۱۳ء سے اپنی جماعت کوٹلی ہرنرائن کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد و پریذیڈنٹ رہے اور ۱۹۷۰ء تک مقامی جماعت کے کاموں کو انتہائی خلوص و دیانت سے سرانجام فرمایا۔ خاموش مستعد کارکن پابند صوم و صلوٰۃ تھے باقاعدگی سے چندے ادا فرماتے۔ ۱۹۱۷ء میں وصیت کی اور وفات تک پابندی کے ساتھ حصہ آمد ادا فرماتے رہے۔ سلسلہ کے خادموں سے خاص لگاؤ تھا۔ ان کی مہمان نوازی وغیرہ میں لذت محسوس فرماتے۔

بیماری کے آخری دنوں میں باوجود علالت کی شدت کے میرے پاس گھنٹوں بیٹھے، دینی مسائل اور ذکر اذکار سے مجلس کو منور کرتے رہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں دو بیٹے تین بیٹیاں۔ ۱۳ پوتے اور ۲۵ نواسے نواسیاں ہیں۔

احباب جماعت سے ان سب کی دین و دنیا میں ترقیات اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد۔ انسپکٹر بیت المال)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حقیقی مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے بلکہ وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو مگر وہ دستِ سوال دراز نہ کرے

درحقیقت یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں پہچاننا اور جن کی مدد کرنا ضروری ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس آیت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ خوبی بتائی گئی ہے کہ ہمارا رسولؐ ایسے محتاجوں کو ان کی علامتوں سے پہچان لیتا ہے۔ پس اے مسلمانو! تم بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کرو۔

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا کے یہ معنے نہیں کہ وہ سوال تو کرتے ہیں مگر لوگوں سے چمٹ کر نہیں بلکہ نرمی سے مانگ لیتے ہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ لوگوں سے سوال ہی نہیں کرتے۔ گویا اِلْحَاف سوال کو مقید کرنے کے لئے نہیں بلکہ سوال کی شناعت بیان کرنے کے لئے ہے۔ یعنی وہ اِلحاف نہیں کر سکتے کیونکہ اِلحاف چاہتا ہے کہ انسان دائماً منتِ کشِ غیر کے ساتھ لگا رہے۔ اور وہ خدا کے لئے وقف ہو چکے ہیں۔ پس وہ اپنی غربت چھپانے کے لئے امراء کا سایہ بننے سے بھی گریز کرتے ہیں اور اس طرح دوسرے لوگوں سے جو سوال مجسم بن کر انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے اس سے بھی محروم رہتے ہیں۔

گویا یہ الفاظ بطور تفسیر ہیں نہ کہ بطور قید۔

ایک حدیث میں آتا ہے لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ (بخاری جلد اول کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ عزّوجلّ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) یعنی مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور اسے ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں مل جاتی ہیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس کوئی [illegible] نہ ہو اور نہ لوگوں کو اس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ اسے صدقہ ہی دے دیں اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کر کے اپنی حاجت پوری کرے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسکین دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو لوگوں سے سوال کرتے پھرتے ہیں۔ اور انہیں دوسروں سے مانگنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ دوسرے وہ جو لوگوں سے مانگتے نہیں بلکہ کام کر کے روزی کماتے ہیں لیکن ان کی آمد اس قدر کم ہوتی ہے کہ وہ بھی قابلِ امداد ہوتے ہیں۔ بہرحال احادیث میں سوال کرنے سے سخت روکا گیا ہے۔ اور سوائے تین آدمیوں کے اور کسی کیلئے سوال کرنا جائز نہیں سمجھا گیا۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ۔ (مشکوٰۃ المصابیح) یعنی تین آدمیوں کے سوا اور کسی کیلئے سوال کرنا جائز نہیں۔ اوّل اس کے لئے جس کو کھانے کیلئے کوئی چیز نہ ملتی ہو۔ یعنی ایسی حالت ہو گئی ہو کہ اور کسی ذریعہ سے اس کو کھانا ملنا ناممکن ہو۔ دوم جس پر بلا اس کے کسی قصور کے چٹی پڑ گئی ہو اور اسے وہ ادا نہ کر سکتا ہو۔ سوم کوئی قتل ہو گیا ہو۔ اور اس کی دیت ادا کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو۔ ایسے موقع پر اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے معنے یہ ہوں کہ ان لوگوں کے لئے دوسروں کو سوال کرنا جائز ہے نہ کہ خود اس کو۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ دو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سوالی بن کر آئے۔ آپؐ نے ان کو سر تا پا دیکھا اور فرمایا۔ اِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۶۲) یعنی اگر تم چاہو تو میں تم کو مال دے دیتا ہوں۔ مگر صدقہ کے مال میں صدقہ دینے والے آسودہ حال اور کمانیوالے کا کوئی حق نہیں اسی طرح آپ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ یعنی جو شخص دوسروں سے سوال کرے اور اس کے پاس اتنی چیز موجود ہو جو اس کے کام آسکے تو وہ جہنم کی آگ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وَمَا يُغْنِيهِ کفایت کرنیوالی چیز سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا مَا يُغَدِّيهِ أَوْ يُعَشِّيهِ ایسی چیز جو اس کے صبح یا شام کے کھانے میں کام آسکے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۸۱)

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۲۵-۶۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی اور لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ عنہ وقفِ زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں اور وقف کی اہمیت کو اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کرا دے تو سال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیا ہے اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورت کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں۔"

(الفضل ۳۰ جون ۱۹۴۶ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

جملہ ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ کی خدمت میں ایک سرکلر بھجوایا گیا ہے۔ جس میں اُن کے ضلع کی مجالس انصار اللہ نے جو کام قیادت اصلاح و ارشاد کا گذشتہ جنوری۔ فروری اور مارچ میں کیا ہے اس کا خلاصہ درج ہے۔ امید ہے کہ سب ناظمین اس کی روشنی میں اصلاح و ارشاد کے کام کی طرف مجالس اور اُن کے اراکین کو توجہ دلائیں گے تا ہماری جماعت کا اصل مقصد جلد از جلد پورا ہو۔ اب تک اگر کسی ناظم صاحب کو یہ سرکلر نہ ملا ہو تو فوراً اطلاع دیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

زعماء مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ قیادت اصلاح و ارشاد کے سرکلر ۸/۲/۷۱ کے مطابق اپنے اراکین کو اصلاح و ارشاد کے کام کی طرف توجہ دلائیں اور پھر ان سے رپورٹ حاصل کر کے مرکز کو تفصیل کے ساتھ بھجوائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس اہم کام میں ضرور شریک ہوتا ہے مگر جب تک رپورٹ مرکز میں نہ آئے ہم مزید راہنمائی کیسے کر سکتے ہیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

طبیہ کالج ربوہ میں طلباء کو طب پڑھانے کے لئے ایک طبیب لیکچرار کی ضرورت ہے جو زبدۃ الحکماء یا B.U.M.S ہو۔ مرکز میں رہ کر خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد ارسال فرماویں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

درخواست دعا

ان دنوں بہت سے احمدی طلباء انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نمایاں کامیاب کرے۔